بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۱۱ رمضان ۱۳۹۰ھ ۔ ۱۲ نبوت ۱۳۴۹ ہش ۔ ۱۲ نومبر ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۶۰

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۱ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ رات بائیں ٹخنہ میں شدید درد کی وجہ سے تمام رات نیند نہیں آسکی۔ آج صبح افاقہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔
حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمدللہ۔

● ربوہ ۱۱ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے سر درد کی تکلیف کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین ٭

● برادرم مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ منظفر گڑھ مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی عزیزم غیور احمد خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا لاہور میں اپریشن ہو رہا ہے۔ قارئین کرام سے اپریشن کی کامیابی اور عزیزہ کی بحالیٔ صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل)

● جیسا کہ محترم جناب محمد عرفان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی طرف سے موصولہ اطلاع شائع ہو چکی ہے مانسہرہ میں محترم حکیم عبدالواحد صاحب بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت محترم حکیم صاحب موصوف کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں ٭

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کیلئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی پتّہ کے اپریشن کے بعد پچھلے دنوں اچانک طبیعت بہت ناساز ہو گئی تھی۔ شدید ضعف کے علاوہ لبّہ میں سوزش کی وجہ سے پیٹ میں شدید درد رہنے لگا تھا۔ اب اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن ابھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اِس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے

تقوےٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو اور یہ اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو

”اِس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقوےٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نُور اس کے اندر اور باہر ہو اور اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصّہ اور غضب وغیرہ نہ ہو۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصّہ کا نقص اَب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی بات پر کینہ اور بُغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں ایسے لوگوں کا جماعت میں کچھ حصّہ نہیں ہوتا۔ اور مَیں نہیں سمجھ سکتا اِس میں کیا دِقّت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چُپ رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اَخلاق سے شروع ہُوا کرتی ہے کہ اس پر اچھی طرح سے تربیت میں ترقی کرے۔ اور سب سے عُمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دے اور دِل میں کینہ ہرگز نہ بڑھائے۔ جیسے دُنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے جب دُنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑ دے۔

پس جب تک تبدیلی نہ ہو گی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو عُمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو اور اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصّہ ابھی تک اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے شماتتِ اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قُرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں“

(تقریروں کا مجموعہ صفحہ ۵)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ نبوت ۱۳۴۹ ہش

فقہی اختلافات اور ان کا حل

فقہ اسلامی کے چار مشہور اور متعین مکاتب ہیں جو ان بزرگان کے نام سے منسوب ہیں جنہوں نے اپنے اپنے وقت فقہ میں بے نظیر کام کیا۔ اور دوسروں سے اپنا الگ رویہ اختیار کیا۔ یہ چار فقہی ستارے امام ابوحنیفہؒ۔ امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ ہیں۔ ان کے علاوہ بھی بڑے بڑے جیّد فقیہہ اسلام نے پیدا کئے ہیں اور اس قدر موشگافیاں کی گئی ہیں کہ بادی النظر میں انسان باہمی اختلافات دیکھ کر بظاہر گھبرا جاتا ہے۔ ان اختلافات کا احساس اکثر علماء کو شروع ہی سے ہو گیا تھا اس لئے ان علماء میں سے کئی نے اپنے اپنے حالات کے مطابق ان اختلافات کی وجوہات پر بھی غور کیا ہے اور کسی مسئلہ پر بحث کے بعد اپنی رائے بھی پیش کی ہے۔ ان میں سے مشہور اور واضح کام جس نے کیا ہے وہ علامہ ابن رشد ہیں جن کی فلسفہ دانی کا لوہا مغرب نے بھی تسلیم کیا ہے چنانچہ آپ کی تصنیف اس فن میں بدایۃ المجتہد عام شہرت رکھتی ہے۔ آپ ان اہلِ علم حضرات میں سے ہیں جنہوں نے ایک خاص امام کی تقلید کو چھوڑ کر تمام ائمہ کی آراء پر غور کر کے اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کیا۔

ائمہ فقہ نے جو کام کیا وہ نہایت قابلِ تعریف ہے تاہم کسی نے یہ دعوےٰ نہیں کیا کہ اس کی رائے حرفِ آخر ہے۔ لیکن ان کے پیروؤں نے اس رائے پر عمل نہیں کیا اور اس طرح چار ائمہ فقہ کے نام پر چار بڑے فرقے مسلمانوں میں ظہور پذیر ہو گئے جو ایک دوسرے سے اختلافات کی بناء پر لڑتے جھگڑتے چلے آئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ابنِ رشد جیسے فہمیدہ علماء نے آزاد اجتہاد کی بنیاد رکھی اور کسی خاص امام کی تقلید اختیار نہیں کی۔

مسلمانوں میں کسی خاص امام کی تقلید سے جو فسادات ہوتے رہے ہیں آزاد اجتہاد سے ان کا خاتمہ کرنا منظور تھا مگر۔ افسوس ہے کہ اس طرح بھی دو باہم متنازعہ فرقے مقلد اور غیر مقلد۔ رونما ہو گئے اور آج بھی ندوی اور بریلوی فسادات عام ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر پر بھی مؤثر اصلاح کی ہے اور کسی خاص امام کی تقلید کو مستحسن نہیں قرار دیا بلکہ فرمایا ہے کہ جو مسئلہ کسی کے نزدیک ثابت ہو وہ اس کے مطابق عمل کرنے میں آزاد ہے۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ میں ہر چند مقلد اور غیر مقلد فرقوں سے آ کر لوگ شامل ہوئے ہیں لیکن ان میں اختلافی مسائل پر کبھی کوئی بحث نہیں ہوئی۔ نماز میں جو چاہے آمین بالجہر کا طریق اختیار کرے اور جو چاہے رفع یدین وغیرہ اختلافی باتوں پر اپنی مرضی کے مطابق عمل کرے۔ اس سے جماعت میں ایک خاص یکسانی پیدا ہو گئی ہے اور غیر ضروری بحثوں میں وقت ضائع کئے بغیر اسلام کی تعلیمات پر عمل کی طرف توجہ دی جاتی ہے۔

مقلد اور غیر مقلد کہلانے والوں میں جو فسادات آئے دن ہوتے رہتے ہیں وہ ابھی تک عبادات تک محدود ہیں۔ اِس سے واضح ہے کہ اگر ملکی قانون کسی خاص فرقہ کی فقہ پر رائج کیا گیا تو اس سے ملک میں ایک بنیادی فتنہ برپا ہو جائے گا اور مسلمانوں میں باہمی تنازعات حکومتی سطح پر پہنچ جائیں گے۔ اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عملی رنگ میں ایک ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے جس سے مسلمانوں کے درمیان فقہی اختلافات کی بناء پر جو جھگڑے ہیں وہ ختم ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ غیر مقلد کہلانے والے حضرات کسی امام کی تقلید کے قائل نہیں ہیں لیکن عملاً انہوں نے مقلدین کے خلاف ایک ایسا محاذ قائم کر لیا ہے جس کی وجہ سے وہ ان کے ساتھ جیسا کہ ہم نے اُوپر بتایا ہے ایک متواتر جنگ میں مصروف ہیں اور بجائے تبلیغِ اسلام کا کام کرنے کے باہم گتھم گتھا رہتے ہیں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جنگ کا اِس طرح خاتمہ کر دیا ہے کہ ہر ایک کو اجازت ہے کہ وہ عام متنازعہ معاملات میں اس رائے پر عمل کرے جو اس کے نزدیک صحیح اور ثابت ہے۔ اِس طرح مقلد اور غیر مقلد کا جھگڑا ہی ختم ہو جاتا ہے ❖

اپنی سانسوں میں مسیحائی ہے

کون کہتا ہے کہ تنہائی ہے
دِل میں لاکھ انجمن آرائی ہے
آج جا سکتی نہیں ہے خالی
آج "ٹِلّے" سے گھٹا آئی ہے
ان کے سر میں ہے جو افلاطونی
اپنی سانسوں میں مسیحائی ہے
رشکِ صد چشمۂ آبِ حیواں
زندگی ہم نے یہاں پائی ہے
ہر نظارے سے لپٹ جاتی ہے
چشمِ تنویر بھی ہرجائی ہے

درخواستِ دعا

مکرم خورشید الحق صاحب عباسی (ابن ملک محمد مظفر صاحب عباسی آف سرگودہا برادر بزرگ حکیم مرغوب اللہ صاحب آف شیخوپورہ) ایک گیس کی ٹینکی پھٹ جانے کی وجہ سے بُری طرح جل گئے ہیں اور حالت خطرہ سے باہر نہیں ہے۔ میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین ❖

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

درس الحدیث

رُؤیتِ ھلال بارے میں ہدایات

(فرمودہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صُوموا لرؤیتہ و افطروا لرؤیتہ فان غُمَّ علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین - (البخاری ومسلم)

ترجمہ - حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور اگلے مہینے کے نئے چاند کو دیکھ کر روزے ترک کیا کرو۔ اگر رمضان سے پہلے انتیس شعبان کو مطلع صاف نہ ہو بادل یا آندھی وغیرہ ہو اور چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کرکے رمضان کے روزے شروع کیا کرو۔"

تشریح - اسلام نے روزوں کا آغاز قمری مہینے رمضان کے ابتداء سے کیا ہے ۔ قمری مہینہ انتیس یا تیس دن کا ہوتا ہے - انتیس سے کم اور تیس سے زیادہ نہیں ہو سکتا اسلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح ہدایت فرمائی ہے کہ شعبان کی انتیس تاریخ کی شام کو اگر افق پر نیا چاند نمودار ہو جائے تو اسے دیکھ کر روزے شروع کرو اور سمجھو کہ رمضان کا آغاز ہو گیا ہے ۔ اگر چاند نہ ہو یا تمہارے مطلع پر نظر نہ آسکے تو پھر یہی حکم ہے کہ شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ اور اس کے بعد یکم رمضان سمجھو اور باقاعدہ روزے رکھو۔

اسلام دینِ فطرت ہے چاند اور سورج ہر دو کو اللہ تعالیٰ نے حساب کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اسلامی عبادات میں سے روزہ کو ہر دو سے اسی طرح وابستہ کر دیا کہ روزوں کا مہینہ قمری مہینوں میں رمضان کا مہینہ مقرر کر دیا - مگر روزہ کا عرصہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک قرار دیا - اس طرح ہر مسلمان کو چھتیس سال کے روزوں میں سال بھر کے ہر دن میں روزہ رکھنے کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے - وہ سردی کے روزے بھی رکھ لیتا ہے اور گرمی کے بھی ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی رؤیت کو روزہ کیلئے شرط قرار دیکر مسلمانوں کی نگاہوں کو آسمانوں کی طرف بلند کر دیا ہے نیز اس طرح وہ قدرت کے کارخانہ پر گہری نظر کرتے رہیں گے ۔

رمضان کی تکمیل کے لئے بھی حضور نے یہی قانون مقرر فرمایا کہ اگر انتیس تاریخ کو چاند نظر آجائے تو مسلمان روزے ترک کرکے عید منائیں ورنہ تیس روزے رکھنے لازمی ہیں سبحان اللہ! کیسا فطرت کے مطابق اور تمام انسانوں کے لئے یکساں نظامِ عمل مقرر کیا گیا ہے ۔

عن عمار بن یاسر قال من صام الیوم الذی یشك بہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ - حضرت عمار بن یاسر سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جو شخص اس دن میں رمضان کا روزہ رکھتا ہے جس دن کا ماہِ رمضان ہونا مشکوک ہے وہ حضرت ابو القاسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے ۔

تشریح - اسلام نے شک اور وہم پر کسی چیز کی بنیاد نہیں رکھی - جملہ عقائد و اعمال کو یقین پر مبنی ٹھہرایا ہے - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اصولی ہدایت ہے - دَعْ مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یَرِیْبُکَ کہ جہاں شک و شبہ ہو اُسے ترک کرکے یقینی بات اختیار کیا کرو۔

چاند کی رؤیت بھی قطعی اور یقینی ہونی چاہیئے - جس دن چاند بالکل نظر نہیں آیا محض خیال اور وہم کی وجہ سے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے کہ شاید آج رمضان المبارک ہی ہو - اس قسم کے شک کی پیروی کرنے والا انسان وہمی انسان بن جاتا ہے اور اولوالعزمی سے محروم ہو جاتا ہے ۔

اسلام نے ہر عقیدہ کو بصیرت پر مبنی قرار دیا ہے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃٍ اَنَا و مَنِ اتّبعنی (سورہ یوسف)

کہ اے رسول! تو کہہ دے کہ یہ میرا راستہ ہے میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف علیٰ وجہ البصیرت دعوت دیتا ہوں اور میرے متبعین بھی اسی طریق پر گامزن ہیں - وہ بھی یقین و بصیرت پر قائم ہیں اور اسی نہج پر دوسروں کو دعوت الی اللہ دیتے ہیں ۔

اسلامی اعمال میں بھی دینِ فطرت کے ہر حکم میں یقین پر بنیاد رکھی گئی ہے شک کو ترک کیا گیا ہے - نماز میں تعداد رکعات میں نمازی کو شبہ پیدا ہو جائے تو جتنی تعداد کا پڑھنا یقینی معلوم ہو اس پر بنیاد رکھی جائے گی ۔

روزوں میں یا عید کے بارے میں اختلافات کی وجہ محض وہم اور خیال کی اتباع ہوتی ہے ورنہ اگر اس حدیث نبوی کو ملحوظ رکھا جائے کہ شک پر نہیں یقین پر بنیاد رکھی جائیگی تو عملی اختلافات ہونے کا امکان ہی نہیں رہتا - صلی اللہ علی النبی وسلم۔

عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رأیت الھلال یعنی ھلال رمضان فقال اتشھد ان لا الٰہ الا اللہ قال نعم قال اتشھد انّ محمدًا رسول اللہ قال نعم قال یا بلال اذّن فی الناس ان یصوموا غدًا - (ابو داؤد)

ترجمہ - حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ گاؤں کا ایک شخص رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے ۔ حضورؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تو اللہ کے معبودِ برحق ہونے کی گواہی دیتا ہے ؟ اس نے کہا ہاں میں گواہی دیتا ہوں - آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تو محمد رسول اللہؐ کی رسالت کی گواہی دیتا ہے ؟ اس نے کہا کہ ہاں - اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضؓ کو حکم دیا کہ آپ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ وہ کل صبح سے رمضان کے روزے رکھیں -

تشریح - روایت سے ظاہر ہے کہ اس شام مدینہ منورہ میں بادل وغیرہ کے باعث چاند نظر نہ آیا تھا - قریبی گاؤں کے ایک شخص نے آکر حضورؐ کی خدمت میں گواہی دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے ۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی تحقیق کر لی کہ یہ شخص معتبر مسلمان ہے - جب یہ ثابت ہو گیا اور اس شخص نے کلمہ شہادت کی تصدیق کی تو آپؐ نے اس کی گواہی کو قبول کرتے ہوئے چاند کے ہونے کا فیصلہ فرما دیا اور حضرت بلال رضؓ کے ذریعہ عام اعلان کروا دیا -

اس حدیث میں اسلامی قانون کے ایک اور فطری پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے جس طرح رؤیتِ ہلال کو ضروری قرار دیا ہے اور محض شک کی صورت میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا وہاں دوسرا قانون یہ مقرر فرمایا کہ رمضان کے چاند کے لئے مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں ایک پختہ گواہی پر بھی روزہ رکھا جانا چاہیئے - البتہ اس بارے میں فیصلہ نظام کی طرف سے ہونا چاہیئے - نبی یا اس کا خلیفہ یا ان کا مقرر کردہ نظام یہ فیصلہ کرے گا اور پھر سب علاقہ کے لئے روزہ ضروری ہو جائے گا -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

شخص سے کلمۂ شہادت کے بارے میں دریافت کرکے ایک رنگ میں اس کی گواہی کو حلفیہ گواہی کر دیا ہے۔ اور یوں بھی رمضان کے چاند کے لئے لوگ متہم نہیں ہوتے۔ وہ تو دورِ سعادت عہد تھا اور دربار بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ وہاں پر تو سچے مومن کے لئے جھوٹ کا امکان بھی نہ تھا۔

عن ابن عمر قال تراٰی الناس الھلال فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی راٰیتہ فصام وامر الناس بصیامہ۔

(الدارمی)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ عہدِ نبوی میں ایک مرتبہ لوگ کوشش سے چاند تلاش کر رہے تھے۔ میں نے حضور علیہ السلام کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کی ہدایت فرمائی۔

تشریح:۔

رمضان کے چاند کی رؤیت کے لئے بعض حالات میں ایک معتبر آدمی کی گواہی کافی سمجھی جاتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی شہادت کو کافی قرار دیا اور رمضان کے روزوں کے شروع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اس وقت حضرت عبداللہ بن عمرؓ ابھی جوان تھے رضی اللہ عنہما۔

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحفظ من شعبان مالا یتحفظ من غیرہٖ ثم یصوم لرؤیۃ رمضان فان غُمّ علیہ عدّ ثلاثین ثم صام۔

(ابوداؤد)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جتنا شعبان کے مہینے کی تاریخوں کا لحاظ رکھتے اتنا خیال حضور کسی اور مہینے کے بارے میں نہ رکھتے تھے۔

پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرتے۔ اگر بادلوں کے باعث چاند نظر نہ آسکے تو حضور شعبان کے تیس دن پورے کرکے روزہ رکھا کرتے تھے۔

تشریح:۔

رمضان کے چاند کے دیکھنے کے اہتمام کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے چاند کا بھی خاص خیال رکھتے تھے تاکہ رمضان کے چاند کے بارے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ رہ جائے۔

اسلام نے رمضان کے روزوں کے لئے اور پھر عید کے لئے چاند کی رؤیت کو شرط قرار دیا ہے۔ شعبان کے بارے میں احتیاط سے پوری تسلی ہو جاتی ہے۔ گویا رویت ہلال میں پورا اہتمام کرنا سنتِ نبوی ہے۔ رمضان کے آخر پر لوگ عید کے لئے چاند کو بڑے شد ومد سے دیکھتے ہیں۔ مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے چاند کے لئے بھی خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ روزے ایک آسمانی برکت ہیں۔ نہ تو رمضان کا کوئی دن ضائع ہونے دینا چاہیئے اور نہ ہی رمضان کا چاند ہوئے بغیر روزہ رکھنا چاہیئے۔ یہی فطرت کے مطابق اسلامی تعلیم ہے جس میں نہ افراط ہے اور نہ تفریط۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صومًا فلیصم ذٰلک الیوم۔

(البخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے کوئی شخص روزہ نہ رکھے۔ ہاں صرف اس شخص کو ان دنوں یعنی شعبان کے آخری ایک دو دنوں کے روزے رکھنے کی اجازت ہے جو پہلے سے ہی روزے رکھ رہا ہو۔

تشریح:۔

رمضان المبارک کی اہمیت کے لئے یہ احتیاط ارشاد ہوئی ہے تاکہ مومن ذہنی طور پر بھی پوری طرح تیار ہو جائے کہ میں اب رمضان کے روزے رکھنے والا ہوں۔

شعبان میں نفلی روزے رکھے جاسکتے ہیں مگر خاص طور پر صرف ۲۹ یا ۳۰ شعبان کو روزہ رکھنا ممنوع قرار دیا گیا۔ تاکہ رمضان کے روزوں کے ساتھ اشتباہ نہ ہو۔ نیز اس میں یہ تاکید بھی مدنظر ہے کہ رمضان کی غیر معمولی برکتوں کے لئے اپنے نفسوں کو پہلے سے تیار کرو۔ اور اس مہینہ کی خاص عظمت کے پیشِ نظر اس کی خصوصیت کو قائم رکھو۔

وعدہ جات نصرت جہاں ریزروفنڈ

کی

ماہِ نبوّت (نومبر) میں ادائیگی

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۲ ماہِ احسان ۱۳۴۹ ہش (جون ۱۹۷۰ء) کے خطبہ جمعہ میں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی سکیم کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ:۔

"ہر وعدہ کنندہ دوست کو صفِ اوّل میں کم از کم دو ہزار روپیہ، صفِ دوم میں ایک ہزار روپیہ اور صفِ سوم میں دو صد روپیہ فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ اس سال نومبر تک ادا کرنے ہوں گے باقی رقم اپنی سہولت کے مطابق آئندہ تین سال میں ادا کر سکیں گے۔"

ماہِ نومبر شروع ہو چکا ہے لہذا مخلصینِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ماہِ رواں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ارشاد کی تعمیل کے لئے اپنے وعدہ کی رقم مرکز میں جلد ارسال کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ثابت قدمی کے ساتھ مالی قربانیوں میں حصّہ لیجئے! (ناظر بیت المال آمد)

حاجی سید جنود اللہ صاحب مرحوم آف مشرقی ترکستان کا ذکرِ خیر

مکرم حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد مقیم محلہ دارالنصر غربی ربوہ

حاجی سید جنود اللہ صاحب مرحوم مشرقی ترکستان کے مشہور تجارتی شہر کاشغر کے ایک دیندار سید خاندان کے فرد تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام مخدوم سید محمد خان تھا۔ جب مشرقی ترکستان میں کمیونسٹوں نے انقلاب برپا کیا اور اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے جبر و اکراہ پر عمل درآمد شروع ہو گیا۔ تو حاجی صاحب مرحوم نے اپنی جائداد غیر منقولہ اونے پونے فروخت کر کے ہندوستان چلے آنے کا ارادہ کر لیا۔ ہندوستان کا پاسپورٹ حاصل کرنے کے لئے آپ کو برٹش سفارت خانہ میں پناہ اور امداد لینی پڑی جہاں پر آپ کو سلسلہ احمدیہ کے ایک نوجوان مولوی محمد رفیق صاحب ساکن چاچڑ ضلع سرگودھا مل گئے جو حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک ۱۹۳۴ء کے تحت تبلیغ کی خاطر مشرقی ترکستان چلے گئے تھے اور انگریزی رعایا ہونے کی وجہ سے سفارت خانہ میں مقیم تھے اور درزی کا کام کر کے بسر اوقات کرتے اور شہر آنے جانے والوں کو تبلیغ حق کیا کرتے تھے۔ مولوی محمد رفیق صاحب ترکستان جانے سے پہلے کچھ عرصہ قادیان میں پڑھتے رہے تھے اور ان کا قیام دارالشیوخ میں تھا جہاں پر خاکسار حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کے ماتحت مہتمم کی ڈیوٹی پر متعین تھا۔ حاجی صاحب مرحوم ۱۹۳۸ء سے پہلے (جبکہ آپ سفارت خانہ میں مولوی محمد رفیق مرحوم سے ملے) دو بار حج بیت اللہ سے مشرف ہو چکے تھے اور ہندوستان کے راستہ ہی ہر دو بار حج پر تشریف لے گئے تھے اور آپ کو چند ماہ یہاں ٹھہرنے کا موقعہ ملا تھا اردو زبان سے آپ کو کچھ شد بد ہو گئی تھی مولوی محمد رفیق صاحب مرحوم نے آپ کو قادیان جانے کا مشورہ دیا اور کیونکہ آپ کے لئے مشرقی ترکستان سے مع خاندان سب سے پہلے احمدیت میں شامل ہونے کی سعادت مقدر تھی آپ نے مولوی صاحب موصوف کے مشورہ کو قبول کر لیا اور کاشغر سے بدخشانی علاقہ کا دشوار گذار سفر کر کے ۱۹۳۸ء میں قادیان پہنچ گئے جن دنوں حاجی صاحب کاشغر سے روانہ ہوئے راستہ میں برف پگھلنی شروع ہو گئی تھی اور ایسے موقعہ میں سفر بہت دشوار اور جان جوکھوں کا کام ہوتا ہے لیکن ان دنوں آپ جواں ہمت اور جوان سال تھے۔ اسلئے کئی سو میل کا لمبا سفر پیدل اور گھوڑوں کی پیٹھ پر طے کر کے منزل مقصود تک پہنچ گئے آپ نے قادیان تشریف لا کر ستمبر ۱۹۳۸ء میں بیعت کر لی اور داخل سلسلہ احمدیہ ہو گئے حاجی صاحب کے خاندان کے باقی افراد میں سے آپ کے بھائی بھتیجے اور والدہ اور ہمشیرہ صاحبہ اور بیوی اور ایک لڑکی وہاں ہی رہ گئے کیونکہ ان کے پاسپورٹ نہیں بن سکے تھے۔ آپ کے وارد قادیان ہونے کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ مرحومہ اور ہمشیرہ محترمہ کا پاسپورٹ تیار ہو گیا تو وہ بھی ایک قافلے کے ساتھ عازم قادیان ہو گئیں اور حاجی صاحب کو اپنی روانگی سے مولوی محمد رفیق صاحب کی معرفت بذریعہ تار اطلاع دے دی۔ اس پر حاجی صاحب اپنی والدہ اور ہمشیرہ کی پیشوائی اور سفر میں سہولت کی خاطر قادیان سے براستہ کشمیر گلگت روانہ ہو گئے ان کا خیال تھا کہ میں گلگت پہنچا تو اس کے قریب یا اس سے اس طرف وہ قافلہ جس میں آپ کی والدہ اور ہمشیرہ آ رہی تھیں مل جائے گا لیکن جب آپ گلگت پہنچے تو معلوم ہوا کہ آپ کی والدہ اور ہمشیرہ پہلے قافلہ سے رہ گئی ہیں اور وہ اب دوسرے قافلہ کے ساتھ آ رہی ہیں اس پر حاجی صاحب گلگت سے کاشغر کی طرف روانہ ہو گئے آپ کو گلگت سے تیسری منزل پر وہ قافلہ مل گیا۔ پہاڑ کی چوٹی پر دو سیاہ برقع پوش سواریاں نظر آئیں جن کے گھوڑوں کی لگامیں کرایہ کشوں کے ہاتھ میں تھیں آپ جب ان کے نزدیک پہنچے تو معلوم ہوا۔ کہ یہ دونوں سوار آپ کی والدہ اور ہمشیرہ ہیں۔ اس دن عید الفطر تھی اور آپ نے اور آپ کی والدہ اور ہمشیرہ نے رمضان شریف کا مہینہ سفر میں ہی گذارا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے سفر میں حاجی صاحب کے لئے عید اور والدہ ماجدہ اور ہمشیرہ صاحبہ سے ملاقات کی دوہری خوشی کا سامان کر دیا۔ الحمد للہ

جب آپ واپس گلگت پہنچے تو معلوم ہوا کہ کشمیر کا راستہ برف باری کی وجہ سے بند ہو گیا ہے۔ اسلئے یا تو برف کے پگھلنے تک گلگت ٹھہرنا ہو گا یا پھر کسی دوسرے راستہ سے عازم پنجاب ہونا پڑے گا۔ گلگت میں دس روز قیام کرنے پر بعض ناگوار حالات پیدا ہونے لگے۔ حاجی صاحب کے بعض ہموطن افراد نے حاجی صاحب سے ہمشیرہ کے رشتہ کے لئے سلسلہ جنبانی شروع کر دی اس پر قرین مصلحت یہی معلوم ہوا۔ کہ یہاں سے کوچ کر جانا ہی مناسب ہے چنانچہ وہاں سے آپ مع والدہ و ہمشیرہ چترال کی طرف چل پڑے اور گیارہ دن کے سفر کے بعد جو بہت دشوار گذار تھا۔ چترال پہنچ گئے۔ چترال میں پانچ چھ روز ٹھہرنے کے بعد بذریعہ لاری مالاکنڈ اور درگئی کی طرف چل پڑے جب آپ اشرت نامی ایک پڑاؤ تک پہنچے تو پشاور کی طرف سے آنے والے ایک سرکاری افسر سے معلوم ہوا کہ برفباری کی وجہ سے دیر اور درگئی کا راستہ سخت خطرناک اور ناقابل عبور ہو گیا ہے۔ افسر مذکور نے بتایا کہ میں ایک قلیوں کے ساتھ بڑی مشکل سے یہاں تک پہنچا ہوں۔ اس پر آپ مع قافلہ پچیس میل واپس آ کر درویش نامی پڑاؤ میں آ ٹھہرے لیکن پندرہ روز تک انتظار کرنے کے بعد معلوم ہوا۔ کہ کسی دوسرے راستہ سے جانے کا امکان نہیں اور بہر صورت اسی راستہ سے سفر کرنا پڑے گا۔ جب آپ دوبارہ پڑاؤ میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ پہاڑ پر پچیس فٹ برف کی وجہ سے لاری نہیں جا سکتی اسلئے قلیوں کو سامان اٹھوا کر پیدل چل پڑے اور چھ میل کا سفر برف پر پیدل طے کر کے زیارت نامی پڑاؤ تک پہنچے اگلے دن کا سفر بہت ہی زہرہ گداز تھا۔ کیونکہ چھ سات میل کی چڑھائی تھی اور برف کی وجہ سے راستہ سخت خطرناک ہو گیا تھا۔ لیکن سوائے پیدل چلنے کے کوئی چارہ کار نہ تھا۔

آخر کار تین قلیوں سے سامان اٹھوا کر چلے تو بمشکل صبح سے ظہر تک پہاڑ کی چوٹی تک پہنچے راستے میں کئی دفعہ حاجی صاحب کی والدہ صاحبہ برف سے پھسل کر گر پڑیں اور ہمشیرہ بھی اور خود حاجی صاحب بھی کئی دفعہ پھسلے اور گرے لیکن اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں موسم زیادہ خراب نہ ہو جائے جوں توں کر کے اس سفر کو طے کیا۔ حاجی صاحب بیان کرتے تھے کہ اس سے زیادہ سخت وقت ہم پر کم ہی آیا ہو گا۔ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ کر آرام کیا اور آگ روشن کر کے گرمی حاصل کی اس کے بعد دو میل کی اترائی تھی جو چڑھائی کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ مشکل کام تھا۔ حاجی صاحب کی والدہ ماجدہ تو اترنے سے عاجز آ گئیں اور قلیوں نے ان کو اٹھا اٹھا کر نیچے اتارنا شروع کیا۔ جوں جوں رات قریب آتی جاتی تھی۔ خطرہ بڑھتا جاتا تھا اور ایسے موقعہ پر موسم کے خراب ہو جانے سے جان کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے آپ مع قافلہ رات کو اگلی منزل گوجر پڑاؤ پہنچ گئے لیکن آپ کی والدہ صاحبہ کو سفر کی کوفت اور سردی کی وجہ سے بخار ہو گیا اور تمام بدن میں درد کی تکلیف ہو گئی اور بعد کا سفر مشکل نظر آنے لگا حاجی صاحب نے تمام رات اپنی والدہ صاحبہ کی تیمارداری میں گذاری اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صبح تک آپ کی والدہ کی طبیعت قدرے بحال ہو گئی اور وہ تھوڑا بہت سفر کرنے کے قابل ہو گئیں۔ گوجر پڑاؤ سے چلنے کے بعد دو تین میل کے فاصلہ کے بعد آپ کی والدہ صاحبہ کے لئے گھوڑے کی سواری کا انتظام ہو گیا اور پھر ہمشیرہ کے لئے بھی سواری مل گئی۔ سامان قلیوں نے اٹھایا ہوا تھا۔ اس طرح سفر نسبتاً آسانی سے طے ہوا۔ اور عصر کے وقت آپ بالت دیر پہنچ گئے رات دیر میں گذارنے کے بعد صبح ۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء کو بذریعہ لاری درگئی پہنچے اور ۱۳ جنوری کو بذریعہ ریل امرتسر اور ۱۴ کی صبح کو بخیریت قادیان وارد ہو گئے۔ الحمد للہ

(باقی)

لازمی چندہ جات کی ترسیل کے ساتھ تفصیل چندہ جات ضرور بھجوائی جائے

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت

(از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سائنس بلاک کے متعلق بار بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ چونکہ اس کی عمارت بن رہی ہے اس لئے جلد سے جلد اس کے لئے روپے کی ضرورت ہے۔ لجنہ اماء اللہ کے ذمہ چھبیس ہزار روپے جمع کرنے لگائے گئے تھے ابھی تک صرف تیس ہزار مستورات نے جمع کئے ہیں اور ۱۵۰۰۰ کی رقم ابھی اور جمع کرنی ہے روپے کی کمی کے باعث عمارت کا کام رکنا پڑتا ہے جس سے طالبات کی تعلیم میں حرج واقعہ ہوتا ہے جب ہماری بہنوں نے ایک کام کرنے کا ذمہ لیا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس میں دیر کی جائے جن بہنوں نے تین سو روپے اس مد میں دیئے ہیں ان کے نام عارضی طور پر بغرض دعا لکھوا دیئے گئے ہیں۔ عمارت مکمل ہونے پر عمارت پر کندہ کروائے جائیں گے ابھی تک صرف ۳۵ بہنوں نے ۳۰۰ یا اس سے زیادہ رقم ادا کی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں اس حیثیت کی کثیر تعداد میں بہنیں موجود ہیں جو آسانی سے تین سو روپے سائنس بلاک کے لئے ادا کر سکتی ہیں۔ بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے یہ رقم خرچ کر کے آپ ایک نیک کام کریں گی اور ہمیشہ وہاں پڑھنے والی طالبات آپ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گی۔ گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ وصول ہوا ہے۔

۱	حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	۳۰۰—/-
۲	مسعودہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری بنی احمد صاحب کراچی	۳۰۰—/..
۳	لجنہ اماء اللہ حیدر آباد	۲۵—/-
۴	لجنہ اماء اللہ لودے والہ	۲۲—۲۵
۵	لجنہ اماء اللہ جہلم	۲—/..
۶	حلقہ ڈرگ روڈ کراچی	۲۲—۵۰
۷	سیدہ ایاز صاحبہ (بیٹی کی شادی کی خوشی میں)	۲۵—/..
۸	لجنہ اماء اللہ لاہور	۱۷۱—/..

نئے سہ سالہ انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

از یکم مئی ۱۹۷۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ انتخابات کی میعاد ۷۱-۳۰ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں (۷۱-۵-۱ تا ۷۴-۴-۳۰) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۷۱-۳-۱۵ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تا کہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے۔

ضروری وضاحت: بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں یہ طریق درست نہیں۔ تمام عہدیداران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں جن عہدوں پر ۷۱-۳۰ کے لئے اب منظوریاں دی جا رہی ہیں ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس طرح انتخابات پر کارروائی بروقت نہیں ہو سکتی اور منظوری بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تا کہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں وقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔

جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ انتخابی رپورٹ کے ساتھ ضرور شامل ہونی چاہیئے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

صدر موصیان کے انتخابات کی میعاد بھی ۷۱-۳۰ کو ختم ہو رہی ہے جملہ ایسی جماعتیں جن میں مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں۔ وہ اس امر کو نوٹ فرمالیں کہ صدر و نائب صدر مجلس موصیان کے انتخابات حسب قواعد کروا کر براہ راست مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیئے جائیں۔ جن جماعتوں کے پاس انتخابات کروانے سے متعلق قواعد و ضوابط کی کتاب موجود نہ ہو وہ نظارت علیا سے بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں۔ اس کی قیمت مع محصول ڈاک ۲-۵۰ روپے ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حصول قرب کا ذریعہ ہے۔ مگر اس کی ادائیگی ہر مومن مرد و عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی لازم ہے۔ اس کی شرح ایک صاع یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے جس کی نقد قیمت ادا کی جا سکتی ہے۔ اس وقت فطرانہ کی شرح نقدی کی صورت میں ڈیڑھ روپیہ فی کس بنتی ہے۔ اگر کوئی دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو وہ نصف شرح سے ادائیگی کر سکتے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ فطرانہ کی رقم کا ½ حصہ افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوا دیا جائے تا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جا سکے۔ باقی رقم مقامی طور پر غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ افضل یہ ہے کہ فطرانہ کی رقم شروع رمضان میں ہی وصول کر لی جائے تا کہ مستحق نادار بھی عید کی خوشیوں میں بروقت شریک ہو سکیں۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہ لائی جائے۔ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد کچھ رقم بچ جائے تو وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

از راہ کرم عید فنڈ کی طرف بھی پوری توجہ فرمائیں۔ یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے جاری ہے اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے دوست سے ایک روپیہ تھی اب چونکہ روپیہ کی قیمت گرنے کی وجہ سے احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں۔ اس لئے عید فنڈ کی شرح کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی کو اس فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے رمضان المبارک کو اس کی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین

(ناظر بیت المال ربوہ)

رمضان المبارک اور وقف جدید

رمضان المبارک کا تعلق خاص طور پر قرآن کریم کی اشاعت اور اس کے بار بار کے مطالعہ سے ہے اور وقف جدید۔ قرآن کریم کی تعلیم اور دلوں میں اسکو داخل کرنے کی جدوجہد میں بھرپور حصہ لیتی ہے۔

پس آپ وقف جدید میں حصہ لیں تا کہ دوہرے ثواب کے مستحق ہوں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ایک مخلص احمدی نوجوان کی وفات

عزیزم ارشاد احمد ابن محمد اسحاق صاحب آف کراچی جو کہ حاجی محمد حسین صاحب کھوکھر (جنہوں نے افریقہ میں ایک مسجد بھی بنوائی ہے) کے بھلانجے تھے۔ گذشتہ ماہ اگست میں کراچی میں ایک کار کے حادثہ کے نتیجہ میں فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

عزیز بہت ہی نیک اور مخلص نوجوان تھے اور بچپن میں مجھ سے قرآن کریم کی تعلیم بھی حاصل کرتے رہے۔ عزیز نے عین جوانی میں یعنی ۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے بھی اور اس کے بہن بھائیوں اور والدہ کو بھی سخت صدمہ ہے۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنات نعیمہ میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ ہر مصیبت اور ابتلاء سے محفوظ رکھے۔

(مرزا محمد حسین چھٹی مسیح ربوہ)

درخواست دعا

مکرم شیخ محمد حسین صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنیوٹ گذشتہ جولائی سے اپنے بچے کے پاس کراچی گئے ہوئے ہیں وہاں انہیں جناح ہسپتال میں آنکھ کے اپریشن کے لئے داخل کرایا گیا مگر عین اپریشن کے دن انہیں بندش پیشاب اور کھانسی کی تکلیف ہو گئی چنانچہ دو ماہ کے علاج معالجہ کے بعد صحت مند ہونے پر دوبارہ ہسپتال داخل کرایا گیا اور ۱۹ ستمبر کو بائیں آنکھ کا موتیا بند کا اپریشن ہو گیا ور بخیریت گھر آ گئے مگر ابھی آنکھ پورے طور پر شفایاب نہیں ہوئی تھی کہ پھر بندش پیشاب کی تکلیف ہو گئی سول ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (محمد احمد [illegible] ربوہ)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مصر لیبیا اور سوڈان کا مشترکہ وفاق

قاہرہ ۱۰ ؍ نومبر مصر لیبیا اور سوڈان نے مشترکہ وفاق بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور ان تینوں ملکوں کے درمیان اس سلسلہ میں بہت جلد ایک معاہدہ ہو جائیگا جس کے ذریعہ وفاقی حکومت کے قیام کے لئے مختلف مرحلوں اور اقدامات کی تفصیلات طے کی جائیں گی۔ قاہرہ میں کل ان تینوں عرب ملکوں کی طرف سے ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں کہا گیا کہ عرب جمہوریہ لیبیا اور سوڈان کے اتحاد کے لئے عنقریب ضروری ٹائم ٹیبل مقرر کر دیا جائے گا۔

صدر ناصر کی موت سے بہت مسائل پیدا ہو گئے ہیں

ٹوکیو ۱۰ ؍ نومبر قبرص کے میکاریوس نے کہا ہے کہ مصر کے نئے صدر انور سادات کو عرب سربراہوں کو مشرق وسطیٰ کے مسئلہ پر کسی حل کے لئے متفق کرنے میں بہت مشکلات پیش آئیں گی۔ مصر کے مرحوم صدر ناصر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صدر ناصر کی ناگہانی موت سے کئی مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ مصر کے نئے صدر انور سادات کا دوسرے ملکوں کے سربراہوں پر وہ اثر نہیں جو صدر ناصر کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ۔ روس اور امریکہ مشرق وسطیٰ کے متعلق کسی حل پر متفق ہو جائیں تو اس سے مشرق وسطیٰ کے مسئلہ کے پرامن حل کی کوششوں کو بہت تقویت ملے گی۔

شاہ فیصل سے مسٹر لدغام کی ملاقات

بیروت ۱۰ ؍ نومبر اردن کی جنگ بندی کی نگران عرب کمیٹی کے چیئرمین مسٹر لدغام نے کل جدہ میں سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فیصل سے ملاقات کی۔ اردن کی خانہ جنگی بند کرانے میں شاہ فیصل نے بہت اہم حصہ ادا کیا ہے۔

نیپال میں بھارت کے خلاف مظاہرے

کھٹمنڈو ۱۰ ؍ نومبر۔ بھارت نے نیپال کے خلاف جو معاندانہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ نیپال میں اس کے خلاف زبردست نفرت اور غصے کا اظہار کیا جا رہا ہے جمعرات کے روز بھارت نے کھٹمنڈو میں علمی میلہ کا اہتمام کیا تھا۔ مگر ہزاروں نیپالی باشندوں نے بھارت کے خلاف مظاہرہ کیا جس کے بعد علمی میلے کا پروگرام ملتوی کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ بھارت کی حکومت نے گذشتہ دنوں نیپال کو راہداری کی سہولتیں دینے سے انکار کر دیا تھا۔

بھارت سے پاکستان کا احتجاج

اسلام آباد ۱۰ ؍ نومبر حکومت پاکستان نے آل انڈیا ریڈیو کی جانب سے کراچی ایئرپورٹ کے حادثہ کو غلط رنگ دینے اور حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے پر زبردست تشویش ظاہر کی ہے۔ دفتر خارجہ نے ۷ ؍ نومبر کو بھارتی ہائی کمشنر کو ایک احتجاجی نوٹ حوالے کیا جس میں کہا گیا ہے کہ آل انڈیا ریڈیو کا اس واقعہ کے بارہ میں پروپیگنڈا نہ صرف جائز ہی نہیں بلکہ انتہائی بد ذوقی اور شرافت کے مسلمہ اصولوں کی توہین اور پرلے درجہ کی سنگدلی کا مظاہرہ ہے۔

سانحہ کراچی کے تحقیقاتی کمیشن نے اپنا کام مکمل کر لیا

کراچی ۱۰ ؍ نومبر۔ سانحہ کراچی کے تحقیقاتی کمیشن نے اپنا کام تقریباً مکمل کر لیا ہے۔ کل بتایا گیا تھا کہ کسی اور گواہ کا بیان نہیں لیا جائیگا۔ اب پولینڈ سے آنیوالے نمائندہ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ تحقیقاتی کمیشن نے کل ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس ڈی آئی جی۔ سانحہ کراچی کے تحقیقاتی افسر اور ملٹری انٹیلی جنس کے بعض افسروں کے بیانات لئے۔ مسٹر جسٹس یعقوب علی خان نے اجلاس کی صدارت کی۔

★ کوئٹہ ۱۰ ؍ نومبر چیف الیکشن کمشنر مسٹر جسٹس عبدالستار نے کہا ہے کہ صوبائی اسمبلیوں کے لئے بیلٹ پیپروں کی چھپائی کا کام شروع ہو گیا ہے اور دس روز کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا۔ وہ کل یہاں اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے

درخواست دعا

مکرم سید محمد لطیف شاہ صاحب سابق انسپکٹر بیت المال عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ نقاہت بہت ہو گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مختار احمد ہاشمی ربوہ

هو الشافی
دانتوں کی ادویات
برائے گوشت خورہ — اینٹی پائیوریا ۱۰/۰
برائے گھن وغیرہ — اینٹی کیریز ۱۰/۰
بچوں کے دانت نکالنے کی تکالیف اور گھن وغیرہ کیلئے اینٹی کیریز فار بیبیز ۲/۰
دانت درد کے لئے ٹوتھ کیور ۱/۰ ، ۳/۰
پیشکردہ:۔ کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائداعظم لاہور
تقسیم کنندگان:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا تیار کردہ
سرمہ نور و نورانی کاجل
و دیگر
مجربات
افضل برادرز گولبازار ربوہ سے
ملسکتے ہیں

الفضل
میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے (مینیجر)

اِنعامی بانڈ ..... کہ تمنّا کہیں جسے !

عمدہ مکان، اعلیٰ تعلیم، شادی ... زندگی کی ہر تمنّا ایک اِنعامی بانڈ سے پُوری ہو سکتی ہے۔ اِنعامی بانڈ کے ذریعہ لاکھوں خوش نصیب لوگوں کو اب تک کروڑوں رُوپے کے انعامات مل چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس مرتبہ آپ کا بھی کوئی انعام نکل آئے۔ ہر قرعہ اندازی میں دس رُوپے والے انعامی بانڈ پر پانچ ہزار سے زائد اور پانچ رُوپے والے اِنعامی بانڈ پر دو ہزار سے زائد انعامات دیئے جاتے ہیں۔

بچت کی بچت ——— اِنعام کا اِنعام

اِنعامی بانڈ خریدیئے

بچت کیجئے

جاری کردہ، سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس پندرہ ۱۵/ روپے
نورِ نظر — اولاد نرینہ کے لئے — کورس پچیس ۲۵/ روپے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ — رجسٹرڈ — فون نمبر ۳۶

خدا تعالیٰ جن کو توفیق دے انہیں رمضان میں ضرور روزے رکھنے چاہئیں

خالی رمضان میں فائدہ نہیں بلکہ رمضان کی حالت پیدا کرنا فائدہ کا موجب ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کے فوائد اور اس کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پھر رمضان کے اندر یہ فائدہ بھی رکھا ہے کہ انسان معلوم کر سکے کہ اس کے دوسرے فاقہ زدہ بھائیوں کی حالت کیا ہے اور فاقہ میں انسان پر کیا گزرتی ہے۔ اس سے وہ غرباء کی حالت کا اندازہ کر سکتا ہے اور یہ بات اسلام کی سب عبادتوں میں ہے کہ دوسروں کی حالت کا پتہ لگتا رہے۔ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے اور باتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے یہ ایک غلامی کی حالت ہے جس سے انسان اندازہ کر سکتا ہے کہ غلاموں کی حالت کیا ہوگی۔ مَیں حیران ہوتا ہوں جب بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں توجہ قائم نہیں رہ سکتی۔ حالانکہ نماز دس پندرہ منٹ کا کام ہوتا ہے ایسے لوگ غور کریں وہ لوگ جن کو چوبیس گھنٹے ہی غلامی میں گزارنے پڑتے ہیں اور گھنٹوں گھٹنے ٹیک کر مؤدب ایک ہی پوزیشن میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ ان کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ تو نماز انسان کو غلاموں کی حالت سے آگاہ کر دیتی ہے حج میں اپنا وطن اور گھر بار چھوڑنا پڑتا ہے جس سے ان لوگوں کی حالت کا پتہ لگتا ہے جو جلاوطن کر دیئے جاتے ہیں۔ صدقہ و خیرات غربت کی حالت کا اندازہ کراتی ہے۔ روزہ فاقہ زدہ بھائیوں کا پتہ دیتا ہے۔ اس طرح جب انسان حج کے لئے جاتا ہے تو اسے ان لوگوں کی حالت کا بھی علم ہوتا ہے جن کے پاس کپڑے نہیں ہوتے انسان کئی کپڑوں کا عادی ہوتا ہے لیکن وہاں صرف ایک ہی چادر باندھنی پڑتی ہے جس میں اِدھر اُدھر سے ٹھنڈی ہوا گزر کر ان لوگوں کی حالت بتاتی ہے جن کے پاس کپڑے نہیں ہوتے یا کم ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص کے متعلق کہا کہ میرا ان سے تعارف اِس طرح ہوا کہ مَیں نے حج کے موقع پر انہیں دیکھا۔ ہوا کی وجہ سے باقی لوگوں نے اپنے سر ڈھانپ لئے لیکن انہوں نے اِدھر اُدھر مختلف چیزیں رکھ لیں جس سے مَیں نے سمجھا کہ اس میں زیادہ احساس ہے۔ اور جس وقت حجاز میں سرد ہوا چلتی ہے تو جسم پر ایک ہی کپڑا ہمیشہ ننگے رہنے والوں کی طرف بخوبی متوجہ کر دیتا ہے۔ اس وجہ سے حج امراء کے لئے رکھا گیا ہے تا وہ غرباء کی حالت سے آگاہ رہ سکیں تو اسلام کی تمام باتوں میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ ایک دوسرے کی حالت سے آگاہی ہوتی رہے کیونکہ اس علم سے واسطہ اور رابطہ بڑھتا ہے جس سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ پھر رمضان کا یہ بھی فائدہ ہے کہ جن کو راتوں کو جاگنا پڑتا ہے انکی حالت کا علم ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ بھی مشق ہوتی ہے کہ حلال چیزوں کو خدا کی خاطر ترک کر دیا جائے۔ اور جب حلال چھوڑ سکتا ہے تو پھر حرام کو چھوڑنا آسان ہو جاتا ہے۔ غرض اسے کئی قسم کے سبق حاصل ہوتے ہیں لیکن فائدہ وہی اُٹھا سکتا ہے جو استعمال کرے جو استعمال نہ کرے اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ خالی رمضان میں فائدہ نہیں بلکہ رمضان کی حالت پیدا کرنا فائدہ کا موجب ہے جس طرح کونین کے استعمال کرنے سے ہی بخار کو آرام آ سکتا ہے جو اسے استعمال نہیں کرتا اسکے اردگرد کے گھروں میں خواہ کتنی استعمال ہوتی ہو اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ پس خدا تعالیٰ جن کو توفیق دے انہیں رمضان میں ضرور روزے رکھنے چاہئیں۔ ہماری جماعت کے تعلیمیافتہ لوگوں کو چاہیئے کہ تعلیم یافتوں کے لئے نمونہ بنیں اور عوام کو عوام کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ پھر عورتیں روزہ کے معاملہ میں بلا وجہ تنگی کرتی ہیں اس لئے انہیں یہ نمونہ دکھانا چاہیئے کہ جہاں روزہ جائز نہیں وہاں اعتراض سے ڈر کر یا رسم و رواج کی پابندی کی وجہ سے روزہ نہ رکھیں۔ غرض جو کمی کرنے والے ہیں اُن کے لئے روزہ رکھ کر اور جو سختی کرنے والے ہیں ان کے لئے اس حالت میں جس کی شریعت نے تشریح کر دی ہے روزہ چھوڑ کر نمونہ بننا چاہیئے۔

مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

(الفضل ۱۰؍اگست ۱۹۴۵ء)

احمدی ڈاکٹر صاحبان کی خاص توجّہ کے لئے

احمدی ڈاکٹر صاحبان نے ۷؍نومبر کے الفضل میں مجلس نصرت جہاں کے زیرِ انتظام کھلنے والے پہلے احمدیہ ہیلتھ سنٹر کے شاندار افتتاح کی خبر پڑھ لی ہوگی اور اس خبر سے آپکے دل میں یقیناً یہ شوق پیدا ہوا ہوگا کہ کاش آپ اس سنٹر کے انچارج ہوتے...

آپ کیلئے اب بھی موقع ہے اپنی خدمات جلد از جلد اپنے امام کے حضور پیش فرمائیں تا اللہ تعالیٰ آپ کو بھی سرزمین بلالؓ کے باشندوں کی خدمت کا نادر موقع دے۔ اِس سلسلہ میں مکمل معلومات ہمارے دفتر سے حاصل کریں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم

اراکین انصار اللہ کے سہ ماہی چہارم کے امتحان کے لئے تاریخ ۱۱۔فتح (دسمبر) برائے ربوہ اور ۱۳۔فتح (دسمبر) برائے بیرونجات مقرر ہے۔ اس امتحان کا نصاب مندرجہ ذیل ہے:۔

(۱) توضیح مرام (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین الہامی دعائیں

ازراہِ کرم اس امتحان کی تیاری شروع فرما دیں اور زعماء / زعماء اعلیٰ اصحاب اطلاع دیں کہ ان کی مجالس سے کتنے انصار اس امتحان میں شامل ہو رہے ہیں تاکہ اس کے مطابق پرچے بھجوائے جا سکیں۔ توضیح مرام کی کتاب الشرکۃ الاسلامیہ گولبازار ربوہ سے مل سکتی ہے جس کی قیمت پچاس پیسے ہے۔

(قائد تعلیم مجلس۔ انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کا چھوٹا بچہ طیب حسین بعمر ۵ سال بخار اور تشنج کی وجہ سے مشن ہسپتال لائلپور میں چند روز داخل رہا۔ اب اسے بیماری سے تو افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب عزیز کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

(احمد حسین کاتب فیکٹری ایریا ربوہ)